کیا قافلہ جاتا ہے!

اِس مرتبہ متعدد قیمتی رفیق اور خادمانِ دین آگے پیچھے ہم سے جُدا ہو گئے۔ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ! ــــ گویا ایک قافلہ جا رہا ہے۔

سب سے پہلی غم انگیز اطلاع محمد یحییٰ صاحب کے انتقال کی ملی۔ موصوف نے حسن خلوص اور سرگرمیٔ عمل سے تحریک کی خدمت کی، وہ ان کے لیے بہت بڑا سرمایۂ آخرت ہے۔ ابتدائی صفوں کے لوگوں میں سے تھے۔ مَیں اور وہ آگے پیچھے دونوں ہی ۱۹۴۳ء میں دارالاسلام پہنچے۔ وہ ضلع مین پوری (بھارت) میں زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ تادیر مرکز میں وہ ہمارے ساتھی رہے، پھر مختلف جگہوں پر مختلف کاموں میں حصہ لیا۔ آخر میں بھائی پھیرو میں دعوت، خدمتِ خلق اور سیاسی کشمکش کی ذمہ داریوں میں مصروف رہے۔ حج پر گئے تھے اور مکہ مکرمہ میں بلاوا آ گیا۔ اس طرح مبارک موت نصیب ہوئی۔ ہزار ہزار مغفرتیں!

اِدھر ملتان میں جماعت کے ایک محب و حامی پروفیسر ریاض جو لیہ کے رہنے والے تھے، ظلم کی گولی کا نشانہ بن گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں ان کی رُوح پر نازل کرے۔ ان کے ساتھ ہی ملتان کے موجودہ امیر جماعت محسن شاہین صاحب جو اصلاً رینالہ خورد سے تعلق رکھتے تھے، اور اسلامی جمعیت طلبہ بہاولپور کے ناظم اعلیٰ رہ چکے تھے، کئی گولیاں پیٹ میں لگنے سے شدید زخمی ہو گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ اب ان کی حالت ہسپتال میں سنبھل گئی ہے۔ (مزید دعائے صحت)

پھر ہمارے ایک نہایت ہی محترم اور محبت رفیق جو دیر سے ساتھ چلے آ رہے تھے، یعنی گہلن چک کے چوہدری عبدالغنی صاحب، طویل زمانۂ علالت میں صاحبِ فراش رہ کر اپنے ربّ کی بارگاہِ ابدیت میں حاضر ہو گئے۔ پُرسوز دل کے

(باقی بر صفحہ ۵۶)